27091 ـ جنابت كى حالت ميں انفرادى اور لوگوں كو امامت كرواتے ہوئے نماز ادا كرنے پر كيا لازم آتا ہے ؟

سوال

ميں نے جنابت كى حالت ميں ہى نماز ادا كر لى، ابتدا ميں مجھے علم نہ تھا اور بعد ميں علم ہوا، ليكن ايك بے پرواہ مسلمان ہونے كى بنا پر ميں نے كئى ايك نمازيں جنابت كى حالت ميں ہى ادا كيں.
اور ايك بار ميں نے گھر ميں نماز كى امامت بھى كروائى ليكن شرماتے ہوئے جنابت كى حالت ميں ہونے كا نہ كہہ سكا، ميں توبہ كرنا چاہتا ہوں، كيا ميں نمازيں دوبارہ ادا كروں، يا كہ نوافل ادا كروں ؟
اس كا سبب سستى ہے ميں توبہ كرنا چاہتا ہوں مجھے كيا كرنا ہو گا ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

آپ نے اس كا حكم معلوم نہ ہونے كى بنا پر جو نمازيں ادا كى ہيں اس ميں آپ پر كوئى گناہ نہيں، اور نہ ہى جنبى حالت ميں ادا كردہ نمازوں كى قضاء ہے، اگر كوئى شخص علم كے حصول اور سوال كرنے ميں كوتاہى نہ كرے تو شريعت جاہل كو معذور قرار ديتى ہے، چاہے اس نے واجبات ترك كيے ہوں يا پھر حرام كا ارتكاب كيا ہو.

ليكن اگر علم كے حصول اور سوال كرنے ميں اس نے كوتاہى كى ہو تو وہ اس تقصير كى بنا پر گنہگار ہو گا.

مستقل فتوى كميٹى كے علماء كرام كہتے ہيں:

" حدث اصغر يا اكبر كى حالت ميں بغير طہارت اجماعا نماز صحيح نہيں، كيونكہ اللہ سبحانہ وتعالى كا فرمان ہے:

اے ايمان والو جب تم نماز كے ليے كھڑے ہو تو اپنے چہرے اور كہنيوں تك ہاتھ دھو لو... المآئدة (6).

اور نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" بغير طہارت كے نماز قبول نہيں ہوتى "

صحیح مسلم حدیث نمبر (224).

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (6 / 259).

دوم:

اگر آپ کو جنبی کی نماز کا شرعی حکم معلوم ہے کہ جنبی شخص کے لیے غسل کرنے سے قبل نماز ادا کرنی جائز حلال نہیں، تو آپ اس فعل پر گنہگار ہیں، اور آپ کے ذمہ توبہ و استغفار اور اس پر ندامت اور آئندہ ایسا نہ کرنے کا عزم کرنا واجب ہے، اور اسی طرح اس حالت میں ادا کردہ نمازوں کی قضاء بھی واجب ہے.

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام سے درج ذیل سوال کیا گیا:

میں ایک عورت ہوں میری سترہ برس قبل شادی ہوئی تھی، شادی کی ابتدا میں تو میں غسل جنابت کے بعض بلکہ مکمل احکامات سے جاہل تھی، کیونکہ مجھے جنابت کا باعث بننے والے امور کا علم نہ تھا، اور اسی طرح میرا خاوند بھی جاہل تھا.

اور ہماری یہ جہالت اس پر منحصر تھی کہ جنابت صرف خاوند پر ہوتی ہے، میری شادی رمضان سے تقریبا ایک ماہ قبل ہوئی اور اسی برس ماہ رمضان کے آخر میں مجھے حکم کا علم ہوا، اس مدت کے دوران ادا کردہ نمازوں کے متعلق مجھے کیا کرنا ہو گا.

یہ علم میں رکھیں کہ میں صفائی کی نیت سے غسل کرتی تھی نا کہ جنابت ختم کرنے کی نیت سے، اور پھر یہ غسل ہمیشہ نہیں کرتی تھی، یعنی ہر جماع کے بعد نہیں کرتی تھی، یہ علم میں رہے کہ میں ہر نماز کے لیے وضوء کی محافظت ضروری کرتی رہی ہوں.

یہ سب کچھ جہالت کی بنا پر ہوا ہے جیسا کہ میں اشارہ بھی کر چکی ہوں، اور اسی طرح رمضان المبارک کے روزوں کے متعلق مجھ پر کیا لازم آتا ہے؟

کمیٹی کے علماء کرام کا جواب تھا:

" غسل جنابت کیے بغیر جو نمازیں ادا کی گئی ہیں ان کی قضاء آپ پر واجب ہے، کیونکہ آپ نے کوتاہی کی اور دین کی سمجھ اور اس میں تفقہ اختیار نہیں کیا، اور قضاء کے ساتھ ساتھ آپ کو اللہ تعالی سے اس فعل پر توبہ بھی کرنا ہو گی.

اور رہا مسئلہ رمضان المبارک کے روزوں کا اگر تو رمضان کے دوران دن کو جماع نہیں کیا تو یہ روزے صحیح ہیں.

دیکھیں: فتاوی الجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (6 / 269).

سوم:

آپ کے پیچھے ادا کرنے والے مقتدی نماز نہیں لوٹائیں گے، کیونکہ ان کی نماز صحیح ہے، اور امام جس نے جنابت کی حالت میں نماز ادا کی اس کی نماز باطل ہونے سے مقتدیوں کی نماز باطل نہیں، جبکہ مقتدیوں کو اس کا علم ہی نہیں.

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا:

پچھلے کچھ ایام میں جب میں نے مغرب کی نماز کے لیے وضوء کرنا چاہا تو میں نے اپنی سلوار پر منی کے اثرات دیکھے، تو میں نے غسل کر کے مغرب کی نماز ادا کر لی، لیکن مجھے علم نہیں کہ احتلام کب ہوا ہے، کیا نماز فجر سے قبل ہوا یا کہ قیلولہ کے دوران؟

میں اس مسئلہ میں دریافت کرنا چاہتا ہوں، میرا خیال ہے کہ میں نے تین فرضی نمازیں، فجر، ظہر، اور عصر جنابت کی حالت میں ادا کیں اور مجھے اس کا علم بھی نہ تھا، اور پھر حالت ایسی بنی کہ میں نے ان نمازوں میں لوگوں کی امامت کروائی جن کی تعداد تقریبا تین سو کے قریب تھی.

لہذا کیا میں ان نمازوں کی قضاء کروں ؟

اور میری اقتدا میں ادا کرنے والے مقتدیوں کی نماز کا حکم کیا ہے ؟

اور کیا مجھ پر اس جرم کی کوئی سزا لاگو ہوتی ہے ؟

ہمیں معلومات فراہم کریں اللہ تعالی آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے.

کمیٹی کے علماء کرام کا جواب تھا:

" غسل جنابت کرنے کے بعد آپ کے لیے ظہر اور عصر کی نماز دوبارہ ادا کرنا واجب ہے، اور اس میں جلدی کرنی ضروری ہے، لیکن جن لوگوں نے آپ کی اقتدا میں نمازیں ادا كي ہیں وہ نماز نہیں لوٹائیں گے، کیونکہ عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے لوگوں کو جنابت کی حالت میں بھول کر نماز فجر پڑھا دی، اور خود نماز فجر لوٹائی لیکن اپنے پیچھے نماز ادا کرنے والوں کو نماز لوٹانے کا حکم نہیں دیا.

اور اس لیے بھی کہ وہ آپ کی جنابت کا علم نہ رکھنے کی بنا پر معذور ہیں، لیکن آپ نماز فجر نہیں لوٹائیں گے؛ کیونکہ

ہو سکتا منی دوپہر کو سونے میں نکلی ہو، اصل میں یہ ہے کہ جنابت کا یقین ہونے میں نماز دوبارہ ادا کرنی واجب ہوتی ہے "

دیکھیں: فتاوى اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (6 / 266).

واللہ اعلم .